انا العاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی

الحدیث

فتح باب نبوت پہ بے حد درود — ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

فدایان ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

العاقب

لاہور

جمادی الاولی ۱۴۳۲ھ // اپریل 2011ء

زیر سرپرستی

شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ خادم حسین رضوی

؎ جہاں بانی سے دُشوارتر ہے کارِ جہاں بینی
جگر خوں ہو تو چشمِ دل میں ہوتی ہے نظر پیدا

﴿ومن محاسنِهِ أنّه ولّى محمد بن أبى المنظور الأنصارى قضاءَ القيروان، وكانَ من كبار أصحاب الحديث، قد لقى اسماعيل القاضى، والحارث بن أبى أسامة، فقال: بشرط أن لا آخذ رزقاً ولا أركب دابّةً، فولّاه ليتألّف الرعية، فأحضر اليه يهودى قد سَبَّ (النبى)، فبطحه، وضربه الى أن مات تحت الضرب، خاف أن يحكم بقتلِهِ فتحلّ عليه الدّولة﴾

﴿سِيَرُ أعْلامِ النُّبَلاءِ، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی ف:۷۴۸ھ ۱۳۷۴ء، جلد:۱۰، صفحہ:۳۹۷-۳۹۶، طبع: داراحیاء التراث بیروت﴾

ترجمہ:- منصور ابو طاہر اسماعیل بن القائم صاحب المغرب کی اچھائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے امام محمد بن ابی المنظور انصاری کو قیروان کا قاضی مقرر کیا۔ حضرت امام محمد بن ابی المنظور کبار (شہرۂ آفاق و ممتاز) محدثین میں سے تھے۔ ان کی ملاقات حضرت اسماعیل قاضی اور حضرت حارث بن ابی اسامہ سے ثابت ہے۔

امام محمد بن ابی المنظور کو عہدۂ قضاء قبول کرنے کی پیشکش ہوئی تو آپ نے عہدۂ قضاء قبول کرنے کے لیے دو شرائط عائد کیں ﴿۱﴾ وہ ماہانہ وظیفہ نہیں لیں گے۔ ﴿۲﴾ وہ (حکومتی) سواری پر سوار نہیں ہوں گے۔

حاکم وقت نے رعایا کے مفاد کے پیش نظر یہ دونوں شرائط قبول کرتے ہوئے انہیں عہدۂ قضاء پر فائز کر دیا۔

آپ کی عدالت میں ایک یہودی کو لایا گیا جس نے نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کی تھی۔

حضرت قاضی امام محمد بن ابی المنظور رحمۃ اللہ علیہ نے اس یہودی کو منہ کے بل نیچے گرا کر اتنا مارا کہ وہ واصلِ جہنم ہو گیا۔

قاضی صاحب نے اس عمل کی وجہ یہ بتائی کہ اگر میں اُس (یہودی) کے قتل کا حکم صادر کر دیتا تو حکومت نے اس پر عمل درآمد کے بجائے (لیت و لعل سے کام لینا تھا اور اُسے) رہا کر دینا تھا۔

﴿یہ تھے غیور مسلمان قاضی (جج) اور آج ...... ؟؟؟﴾

اپریل 2011ء
جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی

بیاد

امام المجاہدین: حضرت علامہ محمد فضل حق خیرآبادی
عارف کامل: حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری
مجاہد تحریک آزادی: حضرت مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی
مجدد دین و ملت: حضرت مولانا امام احمد رضا خان بریلوی
مجاہد اعظم: حضرت مولانا سید کفایت علی کافی
قاطع مرزائیت: حضرت مولانا پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی
سیف اللہ: حضرت مولانا فضل احمد لدھیانوی
امیر ملت: حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری
تاج الاصفیاء: حضرت خواجہ محمد سلطان عالم مغیری
شیخ الاسلام: حضرت علامہ انوار اللہ خان حیدرآبادی
مجاہد اسلام: حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدنی
نگہبان زمان: حضرت علامہ محمد حسن فیضی
مناظر اسلام: حضرت مولانا نواب الدین رملوی
محدث اعظم پاکستان: حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری
مجاہد تحفظ ختم نبوت: حضرت علامہ پیر محمد الیاس برنی
فاتح مرزائیت: حضرت مولانا محمد کرم الدین دبیر
قائد تحریک ختم نبوت: حضرت مولانا ابوالحسنات قادری
حافظ الحدیث: حضرت پیر سید جلال الدین شاہ
قائد تحریک پاکستان: حضرت مولانا شاہ عبدالحامد بدایونی
قائد اہل سنت: حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی
غزالی زمان: حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی
مجاہد ملت: حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی
شارح بخاری: حضرت سید محمود احمد رضوی
مفتی اعظم پاکستان: حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
غازی اسلام: حضرت مولانا سید خلیل احمد قادری
مجاہد تحریک ختم نبوت: حضرت مولانا صوفی ایاز خان نیازی
مجاہد اہل سنت: حضرت مولانا مفتی محمد امین قادری
شاعر مشرق: حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال
عاشق رسول ﷺ: حضرت غازی علم الدین شہید
سراج ملت: حضرت قاری عامر حبیب شہید

رحمہ اللہ علیہم اجمعین

فدایان ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ماہنامہ العاقب لاہور

سرپرست
شیخ الحدیث والتفسیر استاذ الاساتذہ
حضرت علامہ حافظ خادم حسین رضوی

مدیر
محمد وحید نور

جلد 4
شمارہ 4

قیمت 20 روپے
سالانہ 300 روپے

مجلس منتظمہ
محمد ہمایوں
حافظ محمد فرحان
حافظ محمد سعد
محمد ماجد الرحمن

خط و کتابت
جامع مسجد رحمۃ للعالمین ﷺ
مدینہ کالونی
نزد گرینڈ بیٹری سٹاپ
متصل شیل پٹرول پمپ
ملتان روڈ لاہور
0321-4370406
03004627470

فتنہ گوہر شاہی

انجمن سرفروشانِ اسلام کے نظریات باطلہ

مولانا الحاج
ابوداؤد محمد صادق
قادری رضوی

سُنّی بھائیوں کی معلومات وصورتحال کی وضاحت کے لیے گذارش ہے کہ فرقہ گوہریہ کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی ہیں جو انجمن سرفروشانِ اسلام کے بانی ورہنما ہیں۔ان کا حدود اربعہ یہ ہے کہ ان صاحب کو نہ تو علماء کرام کی صحبت میسر آئی اور نہ ہی مشائخ طریقت کی تربیت نصیب ہوئی۔یعنی ریاض احمد صاحب نہ تو کسی سُنّی مدرسہ سے فارغ التحصیل عالم دین ہیں اور نہ ہی کسی سلسلہ بیعت میں منسلک ہیں۔غیر مقلدین وہابیوں کی طرح ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے بیعت ہیں اور آپ ﷺ کے مرید ہیں۔اس لیے اُن کے سلسلہ گوہریہ کا ''باطن'' پر سارا دارومدار ہے۔یہ خود اور اِن کے والد فضل حسین صاحب بغیر کسی دلیل وثبوت کے جو چاہیں باطنی انکشافات فرماتے ہیں تا کہ کسی کے دلیل وثبوت طلب کرنے کی بھی گنجائش نہ رہے اور بے علم وغالی عقیدت مندوں کی وابستگی میں کوئی فرق نہ آئے۔

فرقہ گوہریہ ذکر لسانی کے علاوہ بالخصوص باطنی ذکر و دِل پر ''نقش اللہ'' جمانے کا دعویدار ہے۔لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جن کا دِل ذکر الٰہی اور ''نقش اللہ'' سے منور ہو جائے اُن کے عقائد ومعمولات اور اقوال ونظریات پر بھی نورانی پرَتو نظر آنا چاہیے اور گفتار وکردار شریعت الٰہی وسنت نبوی ﷺ کا نمونہ ہونا چاہیے۔شانِ الوہیت وشان رسالت و ولایت کا ادب بطور خاص ان کو ملحوظ ہونا چاہیے جبکہ یہاں معاملہ اِس کے برعکس ہے اور ''گوہر شاہی شریعت'' کا رنگ ڈھنگ ہی کچھ اور ہے۔سنی بھائیو! خبردار' ہوشیار' احتیاط۔

شانِ الوہیت کے خلاف عقیدۂ باطلہ:

ناواقف عوام وعلماء اہلسنت کی آگاہی اور خود انجمن سرفروشان اسلام کے متعلقین کی خیر خواہی واصلاح کے طور پر چند اہم چیزیں قابل توجہ ہیں۔

انجمن سرفروشانِ اسلام کے ترجمان رسالہ ''صدائے سرفروش'' اگست 1991ء نے ریاض گوہر شاہی کے ابا جی بابا فضل حسین صاحب سے نقل کیا ہے کہ (تقسیم ہند کے موقع پر گوہر شاہی نے) ایک رات اچانک مجھے سوتے

سے اُٹھایا اور کہا ''ابا ابا! اٹھو، دیکھو یہ آوازیں آرہی ہیں''۔میں نے غور کیا تو واقعی آوازیں آرہی تھیں۔کوئی کہہ رہا تھا کہ یہاں آجاؤ سب ولی اللہ یہاں دعا کے لیے جمع ہیں۔آواز سن کر میں (فضل حسین) فوراً اُٹھا اور شاہ صاحب کو ساتھ لے کر آواز کی سمت چل دیا۔چنانچہ ہم محبوب الٰہی کے دربار پہنچ گئے۔وہاں بہت سے بزرگ اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کر رہے تھے۔خواجہ حسن نظامی بھی اُن بزرگوں کی دعا میں شامل تھے۔اتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ''دیکھو یہ سب بزرگ اللہ کے حضور دُعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ! مسلمانوں پر رحم کر۔یا اللہ! مسلمانوں پر رحم کر۔یہ قتل وغارت بند کرا''۔

لیکن غیبی آواز ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو میں نے بہت ڈھیل دی ہے' بہت آزمایا ہے' اُنہیں سزا بھی دی ہے لیکن یہ نہیں مانے اور گناہوں میں مبتلا رہے۔اللہ یہی کہہ رہا ہے کہ اب میں بھی مجبور ہوں' بے قابو ہوں۔ اِن مسلمانوں کو اب ایسے ہی کٹنے مرنے دو' اُنہیں تباہ وبرباد ہو جانے دو۔جہاں میں رحمٰن ورحیم ہوں' وہاں میں جبار وقہار بھی ہوں۔میں جو جانتا ہوں' وہ تم نہیں جانتے۔وہ منادی والے بزرگ جو تعارف کرا رہے تھے ہماری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے اللہ نہیں مانتا کیا کریں؟......اس واقعہ کے بعد اب میں بالکل نارمل ہو چکا تھا' ساری دہشت' خوف وہراس ختم ہو چکا تھا۔(حوالہ مذکورہ)

مسلمانو! سوچو۔سُنیو! غور کرو۔کیا قادر وقیوم اور خالق کل اللہ تعالیٰ کی یہی شان ہے جو گوہر شاہی کے ترجمان رسالے صدائے سرفروش نے نقل کی ہے کہ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اللہ مجبور وبے قابو اور ایسا بے بس ہے کہ حالات اُس کے قابو میں نہ رہے' وہ بھی کفار کے مقابلہ میں جب کہ وہ اس کے ماننے والوں کو نشانۂ ستم بنا رہے تھے۔کیا اللہ کی یہی شان ہے کہ سب اولیاء اللہ اُس کے حضور گڑگڑا کر مسلمانوں پر رحم کی دعا کریں اور وہ اپنے پیارے اولیاء کی دعا قبول کرنے کی بجائے یہ کہہ کر انہیں مایوس کرے کہ اب میں بھی مجبور ہوں' بے قابو ہوں۔

کیا اللہ کی یہی شان ہے؟ کہ وہ رحمٰن ورحیم' اولیاء کرام کی دعا کے جواب میں کفار کو تباہ کرنے کی بجائے اُلٹا اپنے ماننے والوں اور مسلمان ہونے کی بناء پر کفار کے ہاتھوں شہید ہونے والوں کے متعلق یہ کہے کہ انہیں ایسے ہی کٹنے مرنے دو' انہیں تباہ وبرباد ہونے دو۔

کیا اللہ کی یہی شان ہے کہ بقول ''صدائے سرفروش'' ایک طرف تو وہ مجبور وبے قابو ہو اور دوسری طرف اُس کا اپنا یہ قول بھی جھوٹ ثابت ہو کہ اِن مسلمانوں کو ایسے ہی کٹنے مرنے دو' انہیں تباہ وبرباد ہونے دو۔اس لیے کہ مسلمان ہرگز تباہ وبرباد نہیں ہوئے بلکہ اُس وقت کی بہ نسبت ماشاءاللہ پاک وہند میں پہلے سے بڑھ کر شاد وآباد

ہوئے اور پھلے پھولے ہیں۔

لہٰذا گوہر شاہی کے والد اور اس کے جماعتی ترجمان "صدائے سرفروش" کی ساری کہانی جو قدرت الٰہی، عظمت و صداقت خداوندی اور شانِ الوہیت کے خلاف ہے، سب جھوٹ ہے، باطل ہے۔ عقیدہ اسلام و مسلک اہلسنت کی نفی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایسا جھوٹا افترا کریں، وہ ہرگز سُنّی مسلمان نہیں ہیں اور اُن کا اللہ والا کہلانا اور قلب جاری کرنے کا دعویٰ کرنا سب غلط ہے۔ ع......ہوشیار اے مردِ مومن ہوشیار

مزید توہین شانِ اُلوہیت:

گوہر شاہی نے اپنی منظوم کتاب "تریاق قلب" میں بدیں الفاظ لکھا ہے کہ

؎ پہنچ نہ سکے گا ہرگز تُو اس شاہراہ کے بغیر
خدا بھی چلتا نہیں قانون خدا کے بغیر

جبکہ خدا تعالیٰ کے لیے چلنا (چلنا، پھرنا) کا استعمال اور اُسے قانون کا ماتحت و پابند بتانا شانِ خداوندی کے خلاف ہے۔ مزید لکھتا ہے کہ

؎ اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
خدا کی قسم اسی نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے

یہاں بھی خدا تعالیٰ کو مجبور لکھا ہے جبکہ مجبور عام فہم لفظ ہے جس کا مطلب ضعیف و کمزور، بے کس و بے بس لیا جاتا ہے۔ نیز مجبور مظلوم کی طرح مفعول ہے یعنی جس طرح مظلوم کے لیے ظالم ہوتا ہے اسی طرح مجبور کے لیے جابر (فاعل) ہوتا ہے۔

اس لئے گوہر شاہی (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) جب خدا تعالیٰ کو مجبور کہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو جابر و طاقتور سمجھتا ہے جس نے اللہ پر جبر کر کے اسے مجبور کیا۔ اِس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گوہر شاہی عقیدہ اسلامی شانِ الوہیت کے خلاف کتنا گھناؤنا عقیدہ ہے کہ جس نے جبار کو مجبور بنا دیا ہے۔ مزید لکھتا ہے کہ

؎ جب منہ موڑا اُدھر سے سچ کہا دہریوں نے خدا نہیں
کیا سمیع و بصیر ہے کچھ بھی سنتا نہیں
قریب ہے شہ رگ کے اُسے کچھ بھی پتہ نہیں

(ص:18)

گوہر شاہی کے زیرِ نظر "الہامی کلام" سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کے بے لگام قلم کی شانِ اُلوہیت کے خلاف کیسی گستاخانہ رفتار ہے۔ ایک طرف ایسی منہ زوری و بدعقیدگی اور دہریوں کی تصدیق اور دوسری طرف ولایت والہام و معرفت کے دعوے۔

؎ ایں خیال است محال است و جنوں

خیالِ خدا:

شانِ الوہیت کے خلاف گوہر شاہی کا ایک اور نظریہ ملاحظہ ہو۔ لکھتا ہے: "ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی۔ اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہوگئی۔ یہ واقعہ آدم علیہ السلام کا بت بنانے سے 70 ہزار سال پہلے کا ہے"۔ (روشناس، ص:17)

خواب و خیال، سوچ بچار، غور و فکر یہ انسانی صفات ہیں جن میں غلطی کا احتمال ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اِن احتمالی و ظنی باتوں سے پاک ہے۔ لہٰذا گوہر شاہی کا اللہ کی طرف خیال کی نسبت کرنا، اللہ کا روح پر عاشق ہونا بیان کرنا اور آدم علیہ السلام کو بت اور خدا تعالیٰ کو بت بنانے والا ظاہر کرنا، سب باتیں شانِ الوہیت کے خلاف ہیں، جنہیں گوہر شاہی نے از روئے جہالت بے دھڑک بیان کیا ہے۔

"فتاویٰ رضویہ شریف" میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو عاشق کہنا ناجائز ہے کہ معنی عشق اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اور ایسا لفظ بے ورود ثبوت شرعی حضرت عزت کی شان میں بولنا ممنوع قطعی"۔ الخ (جلد:10، ص:87)

شانِ الوہیت کے خلاف گوہر شاہی کے مذکورہ عقائد باطلہ اور خدا تعالیٰ کے خلاف کذب و افتراء اور بہتان تراشی کے متعلق خود خدا تعالیٰ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ جھوٹوں، مفتریوں اور ظالموں کے متعلق فرمایا ● اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی آتی ہے اور اُسے کچھ وحی نہ ہوئی"۔ (پارہ:7، رکوع:17)

● مزید فرمایا "جھوٹا افتراء وہ باندھتے ہیں جن کا اللہ کی آیات پر ایمان نہیں اور وہی لوگ جھوٹے ہیں"۔
(پارہ:14، رکوع:20)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے ڈرو مگر جس کا تمہیں علم ہو۔ جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی نسبت کی پس اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنائے"۔

جب رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے تو خود اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں اور عقائد باطلہ رکھنے اور شائع کرنے والے اور اُس کے پیروکاروں کا انجام اور ٹھکانہ کیا ہوگا؟

رسول اللہ پر افتراء:

''فرقہ گوہریہ'' کے ترجمان ''صدائے سرفروش'' کے انکشاف کے مطابق گوہر شاہی کے باپ بابا فضل حسین نے خدا تعالیٰ کی طرح رسول اللہ ﷺ پر بھی جس طرح افتراء کیا ہے۔ ایک سوال اور اُس کے جواب میں ملاحظہ کریں۔

سوال: ''ابا جی! آپ یہ بتائیں کہ وہاں کی (نجدی سعودی) حکومت کو حضور پاک ﷺ پسند فرماتے ہیں؟ جبکہ بہت سی نامور ہستیوں کی قبروں تک کی وہاں کوئی قدر نہیں کی گئی' وہ خستہ حال ہیں اور وہاں کی حکومت عقیدے کے اعتبار سے اُن پر کوئی توجہ نہیں دیتی''۔

جواب: ''نہیں جناب حضور پاک ﷺ وہاں کی حکومت کو بہت پسند فرماتے ہیں۔ وہاں کے ولی عہد خادم الحرمین کو حضور پاک نے بہت نوازا ہے........ وہاں کی حکومت نے اپنے کارندوں کو سخت ہدایت دی ہوئی ہے کہ کسی بھی ملک کے کسی ایک حاجی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ حضور پاک اسی وجہ سے اُن سے خوش ہیں''۔

(صدائے سرفروش، دسمبر 1991، ص:4)

غور فرمائیں کہ ریاض گوہر شاہی کے ابا کی جسارت کس قدر حد سے بڑھ گئی ہے کہ اس نے بے دھڑک اللہ پر افتراء پردازی کے بعد رسول اللہ ﷺ پر کتنی بے دردی سے بہتان باندھا ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ نجدی سعودی حکومت کو بہت پسند فرماتے ہیں اور آپ نے نجدی حکومت کے سربراہ کو بہت نوازا ہے اور دلیل کیا ہے؟

یہ کہ حکومت نے ہدایت دی ہے کہ کسی حاجی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ حالانکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں' جس کے لیے نجدی حکومت کو ''پسندیدگی'' کا سرٹیفکیٹ دیا جائے۔ اس لئے کہ یہ چیز تو ہر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا و بالخصوص مہمانوں کی حفاظت و آرام کا اہتمام کرے چہ جائیکہ مہمان ہی حجاج وزائرین ہوں' جن سے خود سعودی حکومت کے مفادات وابستہ ہیں اور حجاج وزائرین سے سعودی ملک و حکومت کو بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

سوال میں اس تصریح کے باوجود کہ ''بہت سی نامور ہستیوں کی قبروں تک کی وہاں کوئی قدر نہیں کی گئی' وہ خستہ حال ہیں اور وہاں کی حکومت عقیدے کے اعتبار سے اُن پر کوئی توجہ نہیں دیتی''۔

سوال کے اس اصل بنیادی مقصد و مطلب کو تو گوہر شاہی کے ابا جی نے چھوا تک نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی جھوٹی ترجمانی کرتے ہوئے نجدی وہابی حکومت کو بابا فضل حسین نے یک طرفہ ڈگری دے دی ہے کہ ''حضور پاک وہاں کی حکومت کو بہت پسند فرماتے ہیں''۔ یعنی بابا فضل حسین کی ڈگری کے مطابق حضور پاک ﷺ نجدی سعودی حکومت کے گستاخانہ عقیدۂ باطلہ وہابیہ کو پسند فرماتے ہیں اور عام اہل اسلام کی قبروں کی بے حرمتی و اُن کا نام و نشان مٹانے کے علاوہ نجدی حکومت کی طرف سے بالخصوص بہت سی نامور ہستیوں (صحابہ کرام و اہل بیت پاک علیہم الرضوان) کی قبروں کی ناقدری و خستہ حالی اور اُن کے ساتھ ظالمانہ یزیدی و فرعونی سلوک بھی حضور ﷺ کے نزدیک نجدی حکومت کا پسندیدہ عمل ہے۔ ع..... بریں عقل و دانش بباید گریست

بہر حال یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نجدی وہابی شانِ رسالت میں گستاخیاں کریں۔ رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لیے جانے والوں کو منع کریں اور گنہگار ٹھہرائیں۔ روضۂ اقدس کی جالی مبارک کے قریب ہونے والوں کو دھکے دیں' زدوکوب کریں اور خود روضۂ اقدس کی طرف پشت کر کے بیٹھے رہیں۔ نجدی وہابی حکومت میلاد مصطفےٰ ﷺ منانے والوں کو قید و بند کی سزائیں دے اور جلاوطن کرے۔ عشاقِ رسول علماء اہلسنت کا حرمین میں داخلہ بند کرے۔ بہترین ترجمۂ قرآن ''کنز الایمان'' پر پابندی عائد کرے اور مترجم قرآن مجید کے نسخوں کو نذرِ آتش کرنے کا آرڈر دے اور رسول اللہ ﷺ ایسے بے ادب' سنگدل' منکرین شانِ رسالت نجدیوں کو پسند فرمائیں۔ ہرگز نہیں' ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

یہ ریاض گوہر شاہی کے ابا کا رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہے' بہتان تراشی ہے اور فرقہ گوہریہ کے ترجمان صدائے سرفروش کا شانِ الوہیت و شانِ رسالت کے خلاف اپنی خرافات و گستاخیوں کی اشاعت کو عام کرنا ڈبل جرم ہے۔

فرقہ گوہریہ' نجدیوں کی قصیدہ خوانی کے باعث نجدیوں وہابیوں کی گستاخیوں اور اُن کے جرائم و مظالم میں شریک جرم ہے۔

آہ! فرقہ گوہریہ کس قدر جری اور بے باک ہے کہ کھلم کھلا اللہ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء پردازی و بہتان تراشی کرتا ہے۔ خدا و مصطفےٰ ﷺ کی طرف جھوٹی باتوں کی نسبت کرتا اور من گھڑت باتیں بیان کرنے سے ذرا نہیں شرماتا۔ یہاں تک کہ معاذ اللہ ''اللہ مجبور و بے قابو ہے'' اور ''رسول اللہ نجدی وہابی حکومت کو بہت

پسند فرماتے ہیں۔"

کیا ایسے فرقہ کے گمراہ و باغی اور منکرین شانِ الوہیت و مخالفین شانِ رسالت ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیسی جہالت و حماقت اور دیدہ دلیری ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو نجدیوں سے ایسی نفرت کریں کہ بحکم حدیث نجد کے لیے دعا خیر نہ فرمائیں اور فرقہ گوہریہ نجدیوں کو حضور ﷺ کا پسندیدہ ٹھہرائیں۔

مزید عقائد و نظریات:

فرقہ گوہریہ کے بعض مزید عقائد و نظریات پڑھیں اور خدا سے ڈریں۔

● حضور انور ﷺ کے متعلق لکھا ہے کہ معاذ اللہ شیطان بدیں حلیہ آپ کی صورت میں آیا کہ "سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے' گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زبر و زیر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں"۔ (روحانی سفر، ص: 21)

حالانکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ شیطان میری صورت اختیار کر کے دھوکہ نہیں دے سکتا۔ (او کما قال علیہ السلام)

● آدم علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ "آپ نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینکے گئے۔ ایک دن عرش و کرسی کا کشف ہوا جس پر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا تھا۔ کشف کا مطلب تھا کہ آدم علیہ السلام اس کو وسیلہ بنائیں تاکہ نفس کی اصلاح اور معافی ہو۔ آپ نے جب اسم محمد' اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد کون ہیں؟ جواب آیا تمہاری اولاد میں ہوں گے۔ نفس نے اُکسایا تیری اولاد سے ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے۔ یہ بے انصافی ہے۔ اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی"۔ (کتاب روشناس، ص: 9/ مینارہ نور، ص: 11)

اللہ کے معصوم پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام کے لیے "نفس کی شرارت' نفس کی اصلاح' پھینکے گئے' یہ بے انصافی ہے اور آپ کو دوبارہ سزا دی گئی" کے الفاظ کیا شانِ نبوت کے شایانِ شان ہیں؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا ایسی گستاخیوں کا مرتکب صحیح العقیدہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

● موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ "بیت المقدس سے دو میل دُور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا' جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا"۔ (مینارہ نور، ص: 62)

نبی اکرم ﷺ نے شب معراج موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور گوہر شاہی نے اُس کو فحاشی کا اڈہ اور خالی بت خانہ قرار دے دیا۔ العیاذ باللہ

● خضر علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ "وہ اور دیگر اولیاء ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے۔ جیسا کہ خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا' ولایت بدعت سے مبرا نہیں"۔ (روحانی سفر، ص: 35-36)

حضرات اولیاء کو بدعتی (گمراہ) قرار دینے والے' ولایت کو بدعت سے مبرّا نہ سمجھنے والے اور خضر علیہ السلام کو بچے کے قتل کی بدعت و ظلم و گناہِ کبیرہ کا مرتکب و قاتل قرار دینے والے کے خود بدعتی (گمراہ) ہونے میں کیا شک ہے؟

نشہ بازی خدا کی یاری:

ایک طرف اولیاء کرام کو گوہر شاہی نے مختلف بدعات و کبیرہ گناہوں کا مرتکب قرار دیا مگر دوسری طرف کتاب "روحانی سفر" میں بغیر تردید نشہ کے متعلق متعدد مرتبہ نقل کیا ہے کہ

● "بھنگ چرس پینے سے سب خیالات کافور ہو جاتے ہیں اور سب اللہ ہی یاد رہتا ہے"۔ (ص: 33)

● "جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے.....وہ مباح بلکہ جائز ہے.....بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا"۔ (ص: 35)

● مزید لکھا ہے "اتنے میں اس نشہ باز نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی.....رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی کہ یہ شخص اُن ہزاروں عابدوں' زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو نشہ سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل' حسد اور تکبر اُن کا شعار ہے۔ یہ شخص جس سے تُو نے نفرت کی اللہ کے دوستوں سے ہے' عشق اس کا شعار ہے' یہ نشہ اس کی عادت ہے"۔ (ص: 49)

کیسے خطرناک انداز میں نشہ باز' بھنگی چرسی کو خدا کا دوست اور ہزاروں عابدوں' زاہدوں اور عالموں سے بہتر قرار دیا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

تفضیل ولی:

● "نبی دیدارِ الٰہی کو ترستے آئے اور یہ (اولیاء اُمت محمدی) دیدار میں رہتے ہیں.......ولی نبی کا نعم البدل ہے"۔ (مینارہ نور، ص: 40-39)

کس طرح ولی کو نبی پر فوقیت دے کر ولی کو نبی کا نعم البدل قرار دیا ہے حالانکہ ولی کسی صحابی کے درجے تک نہیں

نہیں سکتا چہ جائیکہ ولی کو نبی پر فوقیت ہو اور ولی نبی کا نعم البدل اور اس سے اچھا و بہتر ہو۔ بہار شریعت' جلد: 1' صفحہ: 15 پر ہے "ولی کتنا ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے"۔

مرزائی مسلمان:

"کچھ مسلمان شیخ صنعان اور کچھ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں"۔ (روشناس' ص: 10)

کیا عجیب چکر ہے کہ ختم نبوت کا باغی بھی اور مسلمان بھی؟

جعلی آیت:

"قرآن مجید میں بار بار آیا ہے ﴿دع نفسک وتعال﴾"۔ (مینارۂ نور، ص: 29)

حالانکہ بار بار کی بجائے قرآن کریم میں ایک بار بھی یہ نہیں آیا۔

الٹی گنگا:

- "پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے' اعمال اور چیز ہیں' ایمان اور چیز ہے"۔ (تحفۃ المجالس' دوم' ص: 2)

حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ ایمان پہلے اور اعمال بعد میں ہیں۔ ﴿ان الذین امنوا وعملوا الصلحت﴾

- "ہم کو پتہ نہیں چلتا کہ صحیح کون ہے اور غلط کون ہے۔ 72-73 فرقے ہیں صحیح کی پہچان کیا ہے"؟

(تحفۃ المجالس' ص: 11)

جس کو خود صحیح اور غلط کی پہچان نہیں وہ صحیح العقیدہ اہلسنت کیسے ہو سکتا ہے اور دوسروں کی کیا رہنمائی کر سکتا ہے؟

﴿فتنہ گوہر شاہی کے پیروکاروں کا مونوگرام﴾
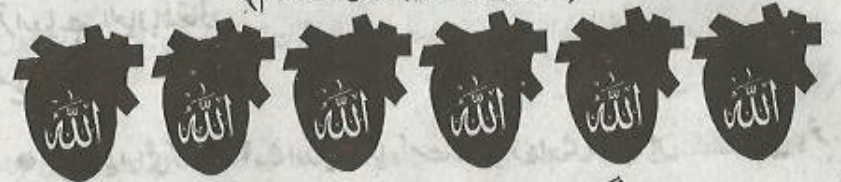
نوٹ: اس علامت والے سرخ سٹیکروں' بیجوں' اشتہارات اور جھنڈوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ یہاں دل میں لفظِ "اللہ" سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اپنے دجل و فریب پر پردہ ڈالنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔
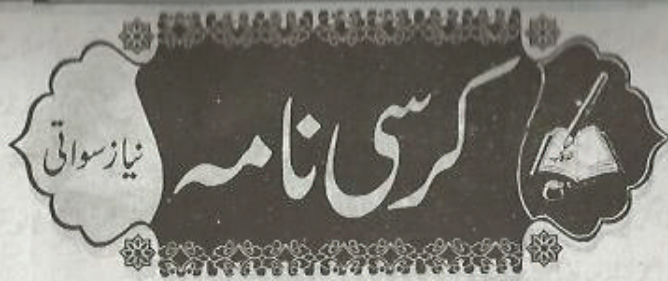
انسان کا ہر عیب چھپا دیتی ہے کرسی
بدھو کو بھی ذی شان بنا دیتی ہے کرسی

شب بھر میں یہ مفلس کو بنا دیتی ہے زردار
سوئی ہوئی قسمت کو جگا دیتی ہے کرسی

گاؤں میں جو مشہور ہو "گلو" کے لقب سے
اس شخص کی بھی "گلیشیر" بنا دیتی ہے کرسی

وہ لوگ جو مریل سے نظر آتے ہیں پہلے
ان لوگوں کی توندوں کو بڑھا دیتی ہے کرسی

تا عمر وہ پھر اس کے لیے بھرتا ہے آہیں
اک بار جسے جلوہ دکھا دیتی ہے کرسی

وہ لوگ جو رہتے ہیں کرائے کے مکاں میں
بنگلوں میں انہیں لا کے بٹھا دیتی ہے کرسی

گر صاحب کرسی ہے فقط تین ہی فٹ کا
اس بونے کو چھ فٹ کا بنا دیتی ہے کرسی

وہ لوگ جو اک لفظ ادا کر نہیں سکتے
تقریر کا فن ان کو سکھا دیتی ہے کرسی

نزدیک نہیں آتا نیازؔ اس کے کوئی بھی
جس شخص کو اک بار گرا دیتی ہے کرسی